بسم اللہ الرحمٰن الرحیم          نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم          وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ فتح / دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو ہمیشہ اماں میں ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آپ

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

"حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔"

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## آنحضرتؐ تمام انبیاء سے افضل ہیں

اصل حقیقت یہ ہے کہ سب نبیوں سے افضل وہ نبی ہے کہ جو دُنیا کا مربیٔ اعظم ہے۔ یعنی وہ شخص کہ جس کے ہاتھ سے فسادِ اعظم دُنیا کا اصلاح پذیر ہوا۔ جس نے توحید گم گشتہ اور ناپدید شدہ کو پھر زمین میں قائم کیا۔ جس نے تمام مذاہب باطلہ کو حجت اور دلیل سے مغلوب کرکے ہر ایک گمراہ کے شبہات مٹائے۔ جس نے ہر ایک ملحد کے وسواس دُور کئے اور سچا سامان نجات کا ...... اصولِ حقہ کی تعلیم سے از سرِ نو عطا فرمایا۔ پس اس دلیل سے اس کا فائدہ اور افاضہ سب سے زیادہ ہے۔ اس کا درجہ اور رتبہ بھی سب سے زیادہ ہے۔ اب تواریخ بتلاتی ہیں۔ کتاب آسمانی شاہد ہے۔ اور جن کی آنکھیں ہیں وہ آپ دیکھتے ہیں کہ وہ نبی جو بموجب اس قاعدے کے سب نبیوں سے افضل ٹھہرتا ہے وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (براہین احمدیہ حصہ دوم ص۱۰۶ حاشیہ)

آنحضرتؐ کو تمام عالم کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اور جو کام حضرت ممدوحؐ کو سپرد ہوا وہ حقیقت میں ہزار دو ہزار نبی کا کام تھا لیکن چونکہ خدا کو منظور تھا جو بنی آدم ایک ہی قوم اور ایک ہی قبیلہ کی طرح ہو جائیں۔ اور غیریت اور بیگانگی جاتی رہے۔ اور جیسے یہ سلسلہ وحدت سے شروع ہے وحدت پر ہی ختم ہو۔ اس لئے اس نے آخری ہدایت کو تمام دُنیا کے لئے مشترک بھیجا۔ اور اس وقت زمانہ بھی وہ آ پہنچا تھا۔ کہ بباعث کھل جانے راستوں اور مطلع ہونے ایک قوم کے دوسری قوم سے اور ایک ملک کے دوسرے ملک سے اتحاد سلسلہ نوعی کی کارروائی شروع ہو گئی تھی۔ اور بوجہ میل ملاپ دائمی کے خیالات بعض ملکوں کے بعض ملکوں میں اثر کرنے لگے تھے۔ چنانچہ یہ کارروائی اب تک ترقی پر ہے اور سامان جیسے ریل تار اور جہاز وغیرہ ایسے ہی دن بدن نکلتے آتے ہیں۔ کہ جن سے یقیناً یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس قادرِ مطلق کا یہی ارادہ ہے کہ کسی دن تمام دُنیا کو ایک قوم کی طرح بنا دے۔ بہرحال پہلے نبیوں کی محدود کوشش تھی۔ کیونکہ اُن کی رسالت بھی ایک قوم میں محدود ہوتی تھی۔ اور آنحضرتؐ کی غیر محدود اور وسیع کوشش تھی۔ کیونکہ اُن کی رسالت عام تھی۔ یہی وجہ ہے جو فرقان مجید میں دُنیا کے تمام مذاہب باطلہ کا ردّ موجود ہے۔ اور انجیل میں صرف یہودیوں کی بدچلنی کا ذکر ہے پس آنحضرتؐ کا دوسرے نبیوں سے افضل ہونا ایسی غیر محدود کوشش سے ثابت ہے۔ ماسوا اسکے یہ بات اجلیٰ بدیہات ہے کہ شرک اور مخلوق پرستی کو دُور کرنا اور وحدانیت اور جلالِ الٰہی کو دلوں پر جمانا سب نیکیوں سے افضل اور اعلیٰ نیکی ہے۔ پس کیا کوئی اس سے انکار کر سکتا ہے کہ یہ نیکی جیسی آنحضرتؐ سے ظہور میں آئی ہے کسی اور نبی سے ظہور میں نہیں آئی۔ آج دُنیا میں بجز فرقان مجید اور کونسی کتاب ہے کہ جس نے کروڑہا مخلوقات کو توحید پر قائم کر رکھا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جس کے ہاتھ سے بڑی اصلاح ہوئی وہی سب سے بڑا ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ دوم ص۱۲۵ حاشیہ نمبر ۱۰)

# ہم ایک سیکنڈ کیلئے بھی اللہ تعالیٰ کے نہایت مقدس و مطہر گھر "بیت اللہ" کی بے حرمتی برداشت نہیں کر سکتے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ نبوت ۱۳۵۸ ہش بمطابق ۲۳ نومبر ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آپ سب جانتے ہیں کہ گزشتہ چند روز میرے لئے بھی اور آپ کے لئے بھی انتہائی پریشانی اور کرب کے گزرے۔

ایک ان ہونا واقعہ ہو گیا۔ فسادی مسجد حرام میں داخل ہوئے اور فساد کے حالات انہوں نے پیدا کئے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے کہ حکومت وقت نے حالات پر قابو پالیا ہے۔ الحمد للہ۔

مگر یہ واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے اور بیت اللہ خانہ کعبہ یا مسجد حرام کا تعلق صرف مناسک حج کے ساتھ نہیں ہے۔ مدتوں میں ایک بار ایسے ایسا مسلمان

مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا (آل عمران آیت ۹۸)

جو آسانی سے وہاں پہنچ سکتا ہو وہاں پہنچ کر حج کے مناسک ادا کرتے۔ اور وہ لوگ جو اس زمرے میں نہیں آتے کہ

مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا

وہ اپنی اپنی نیت کے مطابق اپنے رب سے اپنی نیتوں کا اجر پاتے ہیں اور اپنے رب کا اور اس ذکر کا کہ وہ نہیں جا سکے حج کے لئے، زاد راہ نہیں تھی، راستے کھلے نہیں تھے وغیرہ وغیرہ بہت ساری باتیں بیان ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بے چینی کو دیکھ کر ان کی عظیم خواہش کو دیکھ کر جو پوری نہیں ہو رہی، ہم امید رکھتے ہیں کہ ان کو بھی اجر دیتا ہے کیونکہ پیار کرنا اس کا کام ہے۔ بندہ کا کام تو حقیر سے نذرانے اس کے حضور پیش کر دینا ہے۔ اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں کر سکتا۔

ہم عاجز بندے اور کر بھی کیا سکتے تھے سوائے اس کے کہ عاجزی کے ساتھ پچھلے چند دن ہم نے خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں گزارے اور اس سے اس کی رحمت کے طالب ہوئے اور اس سے ہمیشہ کے لئے ایسے حالات پیدا ہو جانے کے طالب ہوئے کہ کسی فسادی کو کبھی بھی آئندہ اس قسم کی جرأت کرنے کا حوصلہ نہ ہو۔

میں نے بتایا ہے کہ مسجد حرام یا بیت اللہ جو ہے اس کا تعلق صرف مناسک حج کے ساتھ نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق

## محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم بعثت

کے ساتھ ہے اور اس کا تعلق بنی نوع انسان کے لئے عظیم رحمتوں کے پیدا کر دینے کے ساتھ ہے۔

خانہ کعبہ میں بسنے والی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو قریباً اڑھائی ہزار سال تربیت دی گئی اور بتدریج ان کی قوتوں اور استعدادوں کو اس رفعت تک پہنچایا گیا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو ان میں وہ لوگ پیدا ہو گئے اور جب جب وہ لوگ اسلام میں داخل ہوئے انہوں نے اُن ذمہ داریوں کو، اس عظیم بوجھ کو (جو بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے قدموں میں انہیں جمع کر دینے کے لئے تھا) اُٹھانے کی جو طاقت دی گئی تھی اس کا شاندار مظاہرہ کیا اور خدا کی راہ میں وہ قربانیاں دیں۔ اللہ تعالیٰ پر اس قسم کا توکل انہوں نے کیا کہ انسانی آنکھ ورطۂ حیرت میں پڑ گئی کہ یہ کس قسم کی قوم اور کیسے لوگ ہیں۔ ایک وقت تک اُن میں سے بہتوں نے مخالفت کی اور چونکہ قوتیں اور استعدادیں انتہاء تک پہنچی ہوئی تھیں اپنی نشوونما میں انہوں نے مخالفت میں بھی اپنی کوشش کو انتہاء تک پہنچایا تاکہ دنیا اس سے یہ سبق لے کہ جب خدا کی راہ میں قربانیاں دینے والوں نے قربانیاں دیں اس کے اچھے نتائج نکلے۔ بنی نوع انسان کے لئے تو وہ ان کی قوتوں اور استعدادوں اور

## قربانیوں کے نتائج

نہیں تھے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تھی کہ اس نے ان قربانیوں کو قبول کیا اور اپنے منصوبہ کے مطابق جو تدبیر وہ جاری کرنا چاہتا تھا اس کو جاری کرنے کے لئے اچھے نتائج نکال دیئے۔ کیونکہ وہی قوت اور استعداد اور وہی طاقت جب اسلام کے خلاف استعمال ہوئی تو ناکام ہوئی۔ وہی قوت اور استعداد جب اسلام کے حق میں استعمال ہوئی تو کامیاب ہوئی۔ اس سے عقل یہ نتیجہ نکالتی ہے کہ جو ان کی کوشش و ایثار کا نتیجہ ہے وہ ان کی قوت اور استعداد کا نتیجہ نہیں۔ اگر یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی استعداد کا نتیجہ ان کی اپنی ہی طاقتوں کا نتیجہ تھا اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کا نتیجہ نہ تھا۔ وہ جو تاریخ نے دیکھا ان کے دورِ خلافت میں اگر یہ ان کی طاقتوں کا نتیجہ تھا تو جب وہ مخالفت کو انتہا تک پہنچا رہے تھے۔ اور دشمنی ان کی حدود کو پھلانگ رہی تھی اسلام کے خلاف اس وقت ان کی صلاحیتیں اور طاقتیں کیوں بے نتیجہ رہیں، ناکام ہوئیں۔ طاقت تو وہی تھی، عمر تو وہی تھے۔ اپنی ساری طاقتوں اور استعدادوں کے ساتھ۔ مگر یہی کوشش ناکام ہوئی جو اسلام کے خلاف تھی۔ اسی عمرؓ کی وہ قوتیں اور استعدادیں جب اسلام کے حق میں استعمال ہوئیں تو کامیاب ہوئیں اور

## بڑی شان کے ساتھ

کامیاب ہوئیں۔ ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ کی کوششیں شان سے کامیاب ہوئیں تو یہ شان خدا تعالیٰ کی رحمت تھی۔ حضرت

عمرہ کی توتوں اور مستقداروں کی نمیر تھی۔

اڑھائی ہزار سال تک ایک قسم کا وقفہ تھا۔ نو اسماعیل میں جو جاری تھا کچھ غلط خیالات ان میں پیدا ہوئے۔ لیکن بتدریج وہ حالتیں ترقی کرتی گئیں۔ جب انتہا ہوئی تو اس وقفہ کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں اور بعد میں آنے والے انبیاء کے زمانہ میں قرآن کو مخاطب کر کے یہ نہیں کہا گیا تھا

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
(التوبہ آیت ۱۹)

لیکن انہی کی نسلیں

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ
وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ (مریم آیت ..)

کے مصداق۔ اور اس میں خدا تعالیٰ نے ایک حقیقت بیان کی ہے۔ بعد میں آنے والی نسلوں کی۔ ان کو مخاطب کر کے قرآن کریم مذکورہ الفاظ میں ان سے مخاطب ہوا۔

خانہ کعبہ کے ساتھ تعلق رکھنے والی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں جو عظیم تحریک بنی نوع انسان کے دلوں کو

## خدائے واحد یگانہ کے لئے

جیتنے کی جاری ہوئی اس کے مختلف پہلو جو تھے ان کا تعلق مسجد حرام اور اس بیت اللہ کے ساتھ ہے۔ اس پر میں نے بہت سے خطبے ایک وقت میں دیئے تھے اور تیئس مقاصد تعمیر بیت اللہ اس میں میں نے بیان کئے۔ وہ رسالے کی شکل میں اکٹھے چھپ چکے ہیں۔ بعض نے پڑھے ہوں گے یاد رکھے ہوں گے۔ بعض نے پڑھے ہوں گے بھول گئے ہوں گے۔ بعض نے پڑھے ہی نہیں ہوں گے۔ پھر اس کو تازہ کریں اپنے ذہنوں میں۔ سارا منصوبہ اسلام کی ترقی کا اس مرکزی نقطے کے گرد گھومتا ہے۔ مسجد حرام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مکہ میں۔ ان دونوں کو اکٹھا کر کے وہ مرکزی نقطہ بنتا ہے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور اس بعثت کے مقاصد کی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کا ایک انتظام جو ہزاروں سال سے خدا تعالیٰ نے اس کو جاری کیا ہوا تھا۔

اس منصوبہ کی بنیاد اس آیہ پر ہے

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ
(آل عمران آیت ۹۶)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ بنی نوع انسان کی بھلائی کا سامان پیدا کیا جائے۔ وُضِعَ لِلنَّاسِ۔

میں نے تفصیل سے ان خطبات میں بیان کیا تھا کہ بنی نوع انسان کی بھلائی کی کوئی کوشش جو بیت اللہ سے تعلق رکھنے والی ہو یا کسی اور سلسلہ نبوت سے تعلق رکھنے والی ہو بعثت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے تاریخ انسانی میں ہمیں نظر ہی نہیں آتی۔ اس سے میں نے نتیجہ یہ نکالا کہ یہ سب کچھ جو ہو رہا تھا وہ خدا کے محبوب ہمارے پیارے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے لئے ہو رہا تھا۔

اور پھر ایک تجویز کا پیغام نوع انسانی کو دیا گیا تھا وہ

وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا (آل عمران آیت ۹۸)

ہے کہ کوئی سبب نہیں سمجھا جو اس چاردیواری کے اندر داخل ہو وہ امن میں آگیا۔ وہ محض نہیں لیکن محض وہ نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کی زندگی اسی تعلیم کے احاطے کے اندر آ کر شیطانی وساوس سے محفوظ ہوگئی جس تعلیم کا تعلق محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور بیت اللہ سے ہے وہ امن میں آگئی۔

اب دنیا نے بین الاقوامی حتیٰ ساری دنیا کے لئے امن کی کوششیں ترابین ماضی قریب میں شروع کیں اور ناکام ہوتے چلے گئے

## بین الاقوامی مجلس

بہت سی بنائیں لیکن نہ جھگڑوں کو دور کر سکے نہ لڑائیوں کو مٹا سکے۔ نہ سکون قلب جو امن کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے پیدا کر سکے۔ اس لئے کہ دنیوی کوششیں جب اللہ تعالیٰ کے قانون اور اس کے منصوبے اور اس کی تعلیم اور ہدایت پر مبنی نہ ہوں وہ کامیاب نہیں ہوا کرتیں۔ اس منصوبہ اس ہدایت کا تعلق بیت اللہ سے ہے۔ اس کا تعلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے جن کے لئے یہ سارا کچھ کیا گیا تھا۔

## بیت اللہ کے مقام پر

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روشنی ڈالی۔ قرآن کریم نے ہمیں بتایا کہ مسجد حرام یا بیت اللہ جسے ہم کہتے ہیں اس کی عظمت اس کی شان کیا ہے۔ اور اس عظیم شان والی مسجد بیت الحرام کی بے حرمتی کی گئی جس نے ہمیں دکھ دیا جس نے ہمیں آستانہ باری پر سجدہ دیا اور دعائیں کرنے کی توفیق دی اس کی عظمتوں کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ وہ آیات جن میں یہ منصوبہ بیت اللہ سے تعلق رکھنے والا بیان ہے وہ سارا منصوبہ جو ہے وہ شروع ہوتا ہے اس مرکزی نقطہ سے یعنی مسجد حرام سے اور اس کا دائرہ بڑھتے بڑھتے ساری دنیا میں پھیلتا اور بنی نوع انسان کو اپنے احاطہ میں لے لیتا ہے۔

ہمارے وجود کا ذرہ ذرہ اس منصوبہ پر قربان۔

## ہماری تو زندگی کا مقصد

ہی یہ ہے کہ ہماری کوششوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں کچھ اس طرح نازل ہوں کہ نوع انسانی کے دل اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور رسالت کے لئے جیتے جائیں اور توحید کے جھنڈے تلے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں نوع انسانی کو لا بٹھایا جائے۔ ہم تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس پاک اور مطہر گھر کی بے حرمتی جس کا تعلق اس عظیم ہستی اس عظیم وجود محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن ہمارے پاس جو ہے ہم وہی پیش کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس ایک عارف دل ہے جو حقیقت کو سمجھتا اور ایسے حالات میں بے چین ہوتا ہے۔ ہمارے پاس وہ آنسو ہیں کہ

## خدا تعالیٰ کے حضور

جب ہم جھکتے ہیں تو سجدہ گاہ کو تر کر دیتے ہیں۔ ہمارے پاس وہ پُرسوز دعا

ہے کہ جب وہ آسمانوں کی طرف بلند ہوتی ہے تو عرشِ الٰہی کو ہلا دیتی ہے ؛

پس تمہاری تیر خدا مارے گا۔ خدا ہمیشہ تمہیں خیر سے رکھے تم خدا کے لئے اور اس کے رسول کے لئے اپنی زندگی گزارو اور اللہ تعالیٰ کے ہر قسم کے انعام کو حاصل کرو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

موسم بارش کا ہے اللہ تعالیٰ رحمت کی بارش کرے۔ اس وجہ سے میں نمازیں جمع کرا دوں گا ؛

## ناروے میں مسجد نور کے نام سے اللہ تعالیٰ کے گھر کا قیام

(از محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جماعت کو یورپ کے متعدد ممالک میں خدا کے گھر تعمیر کرنے کی توفیق بخشی ہے جہاں سے روزانہ پانچ وقت خدا کا نام بلند کیا جاتا ہے اور مبشرین احمدیت عیسائیت اور دہریت کے قلعوں میں اسلام کا نور پھیلانے میں مصروف ہیں۔

ناروے میں ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ایک مکان خریدا گیا ہے جو بطور مسجد استعمال کیا جا رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام "مسجد نور" پسند فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نورِ اسلام پھیلنے کا منبع بنا دے اور ناروے جیسی قوم اس نور سے منور ہو اور یہ قوم بھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔

## ایک احمدی کا نوبل پرائز حاصل کرنا بانیٔ جماعت احمدیہ کی صداقت کا ایک اور ثبوت ہے

جناب سردار بلونت سنگھ صاحب بتر ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ زراعت پنجاب نے محترم چوہدری عبد القدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ قادیان کے نام مبارکباد کے خط میں تحریر فرمایا :۔

" آپ کی جماعت مبارکباد کی مستحق ہے۔ یقیناً آپ سب کو یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ اس سال فزکس کا نوبل پرائز حاصل کرنے والا پاکستانی ڈاکٹر عبد السلام جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہے یہ بھی بانیٔ جماعت کی صداقت کا ایک اور ثبوت ہے کہ جماعت ہر لحاظ سے ترقی کرے گی۔ نوبل پرائز حاصل کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ میری طرف سے تمام اہل جماعت کو مبارکباد پہنچا دیں۔ آپ کا خیر اندیش بلونت سنگھ بتر"

## "نوبل پرائز آپ کی محنت شاقہ، تحقیق اور ان عالمانہ کارناموں کا ایک اعتراف ہے جو آپ نے فزکس کے میدان میں سرانجام دیئے ہیں"

### صدر پاکستان کی طرف سے مبارکبادی کا پیغام !!

صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے ۱۹۷۹ء کا نوبل انعام جیتنے پر ڈاکٹر صاحب موصوف کو مبارکباد کا تار ارسال کیا ہے۔ اس میں صدر صاحب نے کہا ہے کہ :۔

" میرے لئے یہ امر انتہائی خوشی اور فخر کا موجب ہے کہ آپ نے نوبل پرائز حاصل کیا ہے۔ یہ آپ کی محنتِ شاقہ، تحقیق اور ان عالمانہ کارناموں کا ایک اعتراف ہے۔ جو کہ آپ نے فزکس کے میدان میں سرانجام دیئے ہیں۔ براہِ کرم میری طرف سے اور پاکستان کے عوام کی طرف سے یہ اعزاز حاصل کرنے پر دلی مبارکباد قبول کریں۔ آپ نے یقینی طور پر پاکستان کی عظمتوں کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔"

( پاکستان ٹائمز ۱۷ر اکتوبر ۱۹۷۹ء )

The A N N O O R is edited and published for the AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM, Inc., in the U.S.A. by Ata Ullah Kaleem, Missionary, West Coast Region, from 3336 Maybelle Way, Oak land, California 94619. Phone: 415/261-9481.

## خلاصہ خطبہ جمعہ

ربوہ ۳۰ نبوت (نومبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھانے سے قبل حضور نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے خدا تعالیٰ کے قادرِ مطلق، خالقِ کل اور متصرف بالارادہ ہونے پر روشنی ڈال کر اس کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنے، قدم قدم پر اس سے رہنمائی حاصل کرنے اور ذرہ ذرہ پر ہر آن ظاہر ہونے والے اس کے تصرفات کی روشنی میں اس کی منشاء اور رضا کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی اہمیت کو بہت دلنشین انداز میں واضح فرمایا۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اس کائنات کی بنیاد خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے اور انسان بھی اُسی کی مخلوق ہے۔ اُس نے ہر چیز کو جس غرض کے لئے پیدا کیا ہے اس کے مناسب حال اسے اعضاء، قوتیں، استعدادیں اور صلاحیتیں بھی عطا کی ہیں اور اس نے ہر چیز میں توازن قائم کر کے اسے کائنات کے محکم و اعلیٰ اور غایت درجہ متوازن نظام کے ساتھ منسلک کر دیا ہے۔

حضور نے واضح فرمایا کہ چونکہ انسان نے متمدن زندگی گزارنی تھی اور اس نے اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے جملہ مخلوقات میں سے انسان کو سب سے اعلیٰ درجہ کی قوتیں، استعدادیں اور صلاحیتیں عطا کیں۔ ان میں سے ایک اہم صلاحیت عقل ہے جو اسے دوسری مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے۔ ہر چند کہ عقل کی افادیت مسلّم ہے لیکن یہ فی ذات میں کافی نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی رہنمائی کے بغیر انسان عقل سے صحیح راہنمائی نہیں لے سکتا۔ ہمارا خدا ہستی ہے جو اپنی مخلوق سے ایک لحظہ کے لئے بھی بے تعلق نہیں ہوتا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اُس سے ذاتی تعلق قائم کریں اور وحیِ خفی اور وحیِ جلی کے ذریعہ ذرہ ذرہ پر ہر آن نازل ہونے والے اس کے حکموں کو سمجھیں اور اُس کی براہ راست رہنمائی میں عقل کو بروئے کار لائیں اور حقیقی فلاح سے ہمکنار ہوتے چلے جائیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا ہم احمدی مسلمان علی وجہ البصیرت اس ایمان و یقین پر قائم ہیں کہ ہر بھلائی خدا کی طرف سے آتی ہے۔ اس کا قرب ہی حقیقی عافیت کا ذریعہ ہے اور اس سے دوری ہلاکت ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے سے سچا تعلق رکھیں اور اس کا دامن اس مضبوطی سے پکڑیں کہ دنیا کی کوئی طاقت ہم سے چھڑوا نہ سکے ؛

## اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کا قیام

لندن ۱۶ر نومبر "اسلامی سائنس فاؤنڈیشن" کے قیام کے سلسلہ میں پہلے پاکستانی "نوبل انعام یافتہ" پروفیسر عبد السلام کی ۱۹۷۳ء کی تجویز پر عمل درآمد ہو گیا ہے۔ موثق ذرائع کے مطابق جدہ میں فاؤنڈیشن کے قیام کے لئے ابتدائی کام پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ جدہ یونیورسٹی میں حساب کے سوڈانی پروفیسر ڈاکٹر سعید احمد نے گزشتہ ہفتہ جدہ میں فاؤنڈیشن کے اجلاس میں شرکت کی۔ اگلے دن ٹریسٹ (اٹلی) میں پروفیسر سلام سے ملاقات کر کے اور تمام امور اُن کے گوش گزار کرنے کے بعد اُن سے اُن کی اس ذہنی کاوش کے لئے مزید مشوروں اور دعاؤں کے متمنی ہوئے۔ واضح رہے پروفیسر سلام کی یہ تجویز ۱۹۷۴ء میں لاہور میں منعقدہ اُس اسلامی سربراہی کانفرنس میں منظور کر لی گئی تھی۔ جس میں دنیا کے تقریباً تمام مسلم ممالک کے سربراہوں اور نمائندوں نے شرکت کی تھی۔

پروفیسر سلام گزشتہ شب ریجنٹ پارک لنڈن میں واقع مسجد اور اسلامی کلچرل سنٹر کے ڈائریکٹر ذکی بیضاوی کی جانب سے دیئے گئے عشائیے میں مہمان خصوصی تھے۔ اس عشائیہ میں (جو مسجد ریجنٹ پارک میں دیا گیا) مسلمان ملکوں کے بہت سے سفرا اور ہائی کمشنروں (بشمول پاکستانی سفیر بریگیڈیئر ایف۔ آر خان) نے شرکت کی۔

اسلامی دنیا اور مسلمانوں کے لئے لائق صد افتخار (پروفیسر سلام کے) منفرد اعزاز کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر بیضاوی نے کہا "پروفیسر سلام نے نوبل انعام حاصل کر کے دنیا کے مسلمان سائنسدانوں اور نوبل انعام کے درمیان حائل دیوار کو گرا دیا ہے۔ اور اب جب کہ یہ دیوار گرا دی گئی ہے تو مجھے اُمید ہے کہ کئی اور مسلم سائنسدانوں کو بھی اُن کی تحقیقات پر یہ عظیم و گرانقدر انعام دیا جائے گا"

"اسلامی کونسل آف یورپ" کے سیکرٹری جنرل مسٹر سالم عزام نے بھی بدھ کے روز ڈاکٹر سلام کے اعزاز میں ایک ظہرانہ دیا جس میں متعدد برطانوی سائنس دانوں، برطانوی مسلمانوں اور (دیگر ممالک کے) مسلمانوں نے شرکت کی۔

دریں اثناء ڈاکٹر پروفیسر عبد السلام نے الجیریا کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے وزیر، بنیا کے وزیر تعلیم ڈاکٹر محمد شمیل اور بنیا کی اٹامک انرجی کے ڈائریکٹر مجمد کی جانب سے مبارکباد کے پیغامات وصول کئے۔ جن میں کہا گیا ہے کہ "آپ کا یہ اعزاز ساری اسلامی دنیا کے لئے باعث عزت و افتخار ہے"

(روزنامہ "ڈان" کراچی مورخہ ۱۷ر نومبر ۱۹۷۹ء)

### صدقہ کی جنس خرید کر لینا جائز ہے

ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ میں مرغیاں رکھتا ہوں اور ان کا دسواں حصہ خدا تعالیٰ کے نام پر دیتا ہوں اور گھر سے روزانہ تھوڑا تھوڑا آٹا صدقہ کے واسطے الگ کیا جاتا ہے کیا یہ جائز ہے کہ وہ چیزیں اور وہ آٹا خود ہی رکھ لوں اور اس کی قیمت مد متعلقہ میں بھیج دوں؟ فرمایا۔

ایسا کرنا جائز ہے

( ملفوظات ۔ جلد ہفتم ۔ )